# نظیر اکبرآبادی

(۱۷۳۵ء - ۱۸۳۰ء)

نظیر کا اصل نام، ولی محمد ہے۔ آپ رتی (ہندوستان) میں پیدا ہوئے مگر چوں کہ عمر کا زیادہ حصہ اکبرآباد (آگرہ) میں گزارا، اس لیے اپنے نام کے ساتھ اکبرآبادی لکھتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر زندہ بچے، اس لیے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر آگرہ پہنچے اور تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں، تاہم وہ عربی، فارسی، ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اسی مزاج کی وجہ سے وہ اُمرا اور بادشاہوں کے درباروں سے دُور رہے۔ نواب سعادت علی خان نے انھیں لکھنؤ بلوایا، وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرت پور کے رئیس کی دعوت بھی ٹھکرادی۔ متھرا میں کچھ عرصہ معلّم رہے مگر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگرہ آگئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہوگئے۔ نظیر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری کے باعث انتقال کیا۔

نظیر اکبرآبادی نے میرؔ و سوداؔ، ناسخؔ و آتشؔ اور انشاؔء، جراؔت کا زمانہ دیکھا، مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث، سب سے الگ رہے۔ اُن کی شاعری عوامی ہے۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدّن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انھوں نے شعر و سخن کے لیے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا، جن کا تعلق براہِ راست عوام النّاس، بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے ہے۔ ان کی نظموں میں

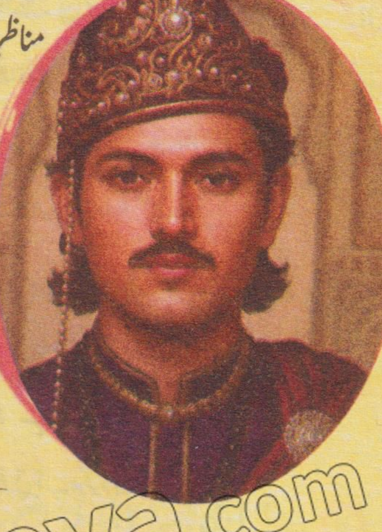

مناظرِ فطرت، مذہبی تہوار، سماجی رسوم، میلوں ٹھیلوں، جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جابجا ذکر دکھائی دیتا ہے۔ انھوں نے اردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا اور طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ اِن کے علاوہ مناظرِ فطرت، موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکّاس ہیں۔ نظیر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ اُن کی شاعری کا کلیات اُردو ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

13

# آدمی نامہ

## تدریسی مقاصد

- طلبہ کو نظیر اکبر آبادی کی عوام دوست فکر سے روشناس کرنا
- سماجی ناانصافی، امیر، غریب کی تفریق کا شعور دینا
- نظیر اکبر آبادی کی عوامی شاعری اور ان کے موضوعات پر روشنی ڈالنا
- مجازِ مرسل اور کنایہ کا تصور واضح کرنا

دنیا میں پادشا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
اور مُفلس و گدا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
زردار، بے نوا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
نعمت جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو مانگتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

ابدال و قطب و غوث و ولی آدمی ہوئے
مُنکر بھی آدمی ہوئے اور کُفر کے بھرے
کیا کیا کرشمے کشف و کرامات کے کیے
حتیٰ کہ اپنے زُہد و رِیاضت کے زور سے
خالق سے جا ملا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

فرعون[1] نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا
شدّاد[2] بھی بہشت بنا کر ہُوا خدا
نمرود[3] بھی خدا ہی کہاتا تھا برملا
یہ بات ہے سمجھنے کی آگے کہوں میں کیا
یاں تک جو ہو چکا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

(۱) فرعون، مصر کا بادشاہ گزرا ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کی خدائی کو للکارا، آخر کار غرقِ آب ہو کر مرا۔
(۲) شداد نے باغِ ارم کے نام سے جنّتِ ارضی بنائی تھی۔
(۳) نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے انھیں بچا لیا۔ نمرود کا بہت عبرت ناک انجام ہوا۔

www.ilmkidunya.com

یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی
اور آدمی ہی تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی ، اُتارے ہے آدمی
چلّا کے آدمی کو پُکارے ہے آدمی
اور سُن کے دوڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

اشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر
ہیں آدمی ہی صاحبِ عزّت بھی اور حقیر
یاں آدمی مُرید ہیں اور آدمی ہی پیر
اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیرؔ
اور سب میں جو بُرا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی

(کلیاتِ نظیر)

## مشق

**1** نظم ''آدمی نامہ'' کے متن کی روشنی میں درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

i. نظم ''آدمی نامہ'' کس ہیئت میں تخلیق کی گئی ہے؟
ii. فرعون، شدّاد اور نمرود کون تھے اور ان کی وجہ شہرت کیا رہی ہے؟
iii. دنیا میں امیر و غریب اور اعلیٰ و ادنیٰ کا فرق کیوں ہے؟
iv. ''زُہد و ریاضت'' کی وضاحت کریں۔
v. ''پگڑی اُتارنا'' قواعد کی رُو سے کیا ہے؟ اس جملہ کا مطلب بھی لکھیں۔

**2** درست جوابات کی نشان دہی کریں:

i. نظیر اکبر آبادی کی شاعری ہے:

(الف) رومانوی (ب) کلاسیکی (ج) درباری (د) عوامی

ii. ''آدمی نامہ'' کا بنیادی موضوع ہے:

(الف) عشق و محبت (ب) دین و مذہب (ج) تفریقِ انسانیت (د) جزا و سزا

www.ilmkidunya.com

iii "اعلیٰ، ادنیٰ" کی تقسیم ہے:

(الف) فطری (ب) قدرتی (ج) سماجی (د) قانونی

iv "پگڑی اتارنا" کا مطلب ہے:

(الف) دھوکے سے مال لینا (ب) عزّت بگاڑنا (ج) مذاق کرنا (د) سرنگا کرنا

v "جان وارنا" قواعد کی رُو سے ہے:

(الف) ضرب المثل (ب) روزمرّہ (ج) محاورہ (د) ترکیب لفظی

**3** نظم "آدمی نامہ" کا اپنے الفاظ میں خلاصہ تحریر کریں۔

**4** درج ذیل الفاظ وتراکیب کے معانی لغت سے تلاش کر کے لکھیں:

منکر | کشف وکرامات | زُہد وریاضت | تیغ | اشراف | حقیر

**5** دیے گئے الفاظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں:

i ________ نے کیا تھا جو دعویٰ خدائی کا (شدّاد، فرعون)

ii ________ جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی (نعمت، کھانا)

iii ________ سے جا ملا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی (مالک، خالق)

iv اور مفلس و ________ ہے سو ہے وہ بھی آدمی (فقیر، گدا)

v نمرود بھی خدا ہی کہاتا تھا ________ (بارہا، برملا)

**6** نظم "آدمی نامہ" کے قوافی اور ردیف کی فہرست تیار کریں۔

**7** ان الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں:

نعمت | قطب | نمرود | اشراف | صاحب | کفر

www.ilmkidunya.com

**8** کالم ''الف'' میں دیے گئے الفاظ کو کالم ''ب'' کے مترادف الفاظ سے ملائیں۔

| کالم:الف | کالم:ب |
| --- | --- |
| بادشاہ | جنّت |
| مُفلس | تقویٰ |
| بہشت | شمشیر |
| تیغ | قلّاش |
| جُھوٹ | سُلطان |
| زُہد | دروغ |

## مجازِ مُرسل

اگر کسی لفظ کو حقیقی یا لغوی معنی کے بجائے غیر حقیقی یا مرادی معنوں میں استعمال کیا جائے اور حقیقی و مجازی معنوں میں تشبیہ کا تعلق نہ ہو، مگر کوئی تعلق ضرور ہو اور کسی ایک چیز کا نام لے کر مراد کوئی دوسری چیز لی جائے تو اسے مجازِ مرسل کہا جائے گا۔ اس کی کئی صورتیں ہیں مثلاً: جزو کہ کر کُل مراد لینا، کُل کہ کر جُزو مراد لینا، ظرف کہ کر مظروف مراد لینا، مظروف کہ کر ظرف مراد لینا، سبب کہ کر مسبّب مراد لینا وغیرہ۔

## مثالیں

(الف) فاتحہ پڑھیے۔
- اس سے مراد پوری سورۃ الفاتحہ ہے، نہ کہ صرف لفظ فاتحہ۔

(ب) احمد چکی سے آٹا پسوا لایا۔
- گندم پسوائی جاتی ہے اور یہاں ''آٹا'' سے مراد گندم ہے۔

(ج) کُرسی ٹوٹ گئی ہے۔
- کرسی کا کوئی ایک حصہ ٹوٹا ہوگا۔

(د) آگ جل رہی ہے۔
- حالاں کہ لکڑیاں جل رہی ہوتی ہیں۔

(ہ) دودھ آگ پر رکھ دیں۔
- اس سے مراد دودھ نہیں، بلکہ دودھ کا برتن چولھے یا آگ پر رکھنا ہے۔

(و) قلم کی طاقت تلوار سے زیادہ ہے۔
- قلم کا لفظ علم اور اہلِ علم کو بیان کرتا ہے، تلوار سے مراد اہلِ حرب ہیں۔

www.ilmkidunya.com

## کنایہ

کنایہ کے لغوی معنی بات کو چُھپا کر کرنے کے ہیں۔ کنایہ ایسے لفظ یا الفاظ کے مجموعے کو کہا جاتا ہے، جو مجازی یا غیر حقیقی معنوں کے لیے استعمال کیے جائیں، مگر اصل اور حقیقی معنوں میں بھی یہ الفاظ استعمال کیے جائیں تو بھی درست معانی دیں، یہی کنایہ کی خوبی ہے۔ جیسے:

(الف) اس کو کالے نے کاٹا۔

- کالا یہاں سانپ کا کنایہ ہے۔

(ب) اپنے سفید بالوں کا ہی کچھ خیال کرو۔

- سفید بال یہاں بڑھاپے کے لیے کنایہ ہیں۔

(ج) جب سے چولھا ٹھنڈا ہوا، کسی رشتے دار نے خبر نہ لی۔

- چولھا ٹھنڈا ہونا غربت کے لیے کنایہ ہے۔

(د) وہ بڑا تنگ دل ہے۔

- تنگ دل کنجوس آدمی کے لیے کنایہ ہے۔

## مُخمّس

ایسی نظم جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی کی زیرِ مطالعہ نظم ''آدمی نامہ''، مخمس کی مثال ہے۔

### سرگرمیاں برائے طلبہ

- طلبہ فرضی طور پر نظیر اکبر آبادی کے نام ایک خط لکھیں جس میں عہدِ حاضر کی سماجی برائیوں کا تذکرہ کیا گیا ہو۔ یہ خط اپنی جماعت میں سنائیں۔
- طلبہ نظم ''آدمی نامہ'' کا کوئی ایک بند یاد کریں اور زبانی سنانے کی مشق کریں۔
- طلبہ نظم ''آدمی نامہ'' کی روشنی میں ''اچھے اور مثالی انسان'' کی خصوصیات پر ایک چارٹ تیار کریں اور جماعت میں آویزاں کریں۔
- جماعت کے کمرے میں ''فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا'' کے موضوع پہ مذاکرہ کریں۔

### اشاراتِ تدریس

- نظیر اکبر آبادی کے عہد اور ان کے شعری اسلوب پر کلیدی گفت گو کریں۔
- طلبہ سے ماضی اور حال کے آئینے میں سماجی مسائل کے حوالے سے سوالات کریں اور ان سے جوابات بھی اخذ کرائیں۔
- طلبہ کو خود احتسابی کی ترغیب دیں۔
- طلبہ کو نظم کی آڈیو/ ویڈیو ریکارڈنگ سنائیں۔
- طلبہ کو زیرِ مطالعہ نظم کے حوالے سے اہم تلمیحات یعنی ''باغِ ارم'' اور ''آتشِ نمرود'' وغیرہ سے روشناس کرائیں۔

www.ilmkidunya.com